27-8-2020

Name - Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE HAJIPUR

موضوع - خاکہ نگاری

Topic - Khakanigari

BA (H) - PART I

Scanned with CamScanner

خاکہ نگاری

اردو کی جدید نثری اصناف میں ایک صنف خاکہ نگاری ہے۔ اس کے نقوش شعرائے اردو کے تذکروں میں بھی ملتے ہیں لیکن غیر واضح ہیں۔ اس کی کسی حد تک روشن شکلیں محمد حسین آزاد کی آبِ حیات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ انہوں نے شعراء کے تذکروں کے ساتھ ان کی قلمی تصویریں بھی بنائی ہیں۔ خاکہ اپنے مخصوص خدوخال میں مرزا فرحت اللہ بیگ کی تحریروں میں نمایاں ہوا۔ آج خاکوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے لیکن ایسے کم ہی ادیب ہیں جن کی پہچان خاکہ نگاری ہے۔ دراصل خاکہ نگاری کے ابتدائی دنوں میں زیادہ تر خاکے انشائیہ نگاروں نے ہی لکھے۔ ان کے خاکوں میں شگفتگی ہے لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ مزاحیہ اور طنزیہ اسلوب کو خاکے

خاکہ نگاری کا لازم و ملزوم مان لیا گیا ۔ مزاحیہ پیرائے

میں کسی کی کمزوری پر آسانی بیان کی جا سکتی تھی لیکن اس کا

مطلب یہ ہوا کہ اس کی طرف صرف ایسے ہی ادیب متوجہ ہو سکے

جو مزاحیہ اسلوب میں اظہار کی قدرت رکھتے تھے ۔ سنجیدہ

ادیبوں نے اس پر کم توجہ دی ۔ گویا مزاحیہ خاکہ نگاری کے

دو اسلوب ہو گئے ۔ مزاحیہ اور سنجیدہ

خاکے اپنے ابتدائی دور سے ہی تعزیت، تحسین، رسم اجراء

یا کسی اور تقریب کے موضوع پر پیش کرنے کے لیے تحریر

کیے جاتے رہے ہیں ۔ ایسے موضوع پر پیش کیے جانے والے خاکوں

میں ایک قسم کی بے رنگی اور آورد کا در آنا کوئی تعجب کی بات

نہیں ۔ مجتبیٰ حسین کے خاکے کشمیری لال ذاکر میں ایسی

کلفت موجود ہے ۔

لیکن کوئی بات نہیں موضوع پر یہ پڑھے جانے والے خاکے کچھ ایسے
بھی ہیں جن میں بھرپور آب و تاب موجود ہے مثلاً یوسف ناظم
کے خاکے 'باقر مہدی' جس میں ممدوح کی شخصیت اور خاکہ
نگار کا نقطہ نظر دونوں نمایاں ہیں۔

مولوی عبدالحق، رشید احمد صدیقی نے ایسے خاکے بھی تحریر کئے
ہیں جن کے کردار معروف اشخاص نہ تھے لیکن ان کی شخصیت
کے نقش و نگار میں کچھ ایسی منفرد معمولی باتیں تھیں جنہیں خاکہ نگاروں
نے پیش کر کے نہ صرف زندہ کر دیا بلکہ ان کرداروں کے وسیلے سے
اس عہد کی تہذیبی اور سیاسی صورتحال کا خاکہ بھی پیش کیا ہے۔
مثلاً محمد مجیب کے 'اصغر علی'، فراق حسن نظامی کے 'مرزا سنگلاخ' بھی
اور سید محمد حسن دہلوی کے 'اللہ دیا'، اور خلیق انور کے 'حبیب'
خاکوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

خاکوں کی پیش کش میں خد و خال کا بیان روایت کا حصہ ہے۔
محمد حسین آزاد ہوں یا فرحت اللہ بیگ، خواجہ حسن نظامی ہوں
یا رشید احمد صدیقی سب نے اپنے کرداروں کی قلمی تصویر بنائی ہیں۔
اچھا خاکہ نگار اپنے کرداروں کا تعارف اس طرح کراتا ہے کہ
اس کا ہر لمحہ تاثر قاری کے ذہن میں ارتسم ہوتا ہے جو دیر تک
قائم رہتا ہے۔

کہیں کہیں خاکہ نگار دوسروں کے وسیلے سے اپنے بارے میں بھی
لکھتا ہے۔ لیکن اس بات کا خیال ضروری ہے کہ اس کی تحریر
ایسے عیاں ہو کہ قاری خود اس کی تلاش کرے۔